یاجوج ماجوج کون ہیں، ان کا ظہور کب ہوگا، ان کا فتنہ
کتنا شدید ہوگا؟ کی معلومات پر ایک مفید رسالہ

یاجوج وماجوج کی حقیقت

مؤلف

علامہ محمد ظفر عطاری

ناشر: مکتبہ کنز الایمان تحصیل بازار اندرون بھاٹی گیٹ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یاجوج وماجوج کی حقیقت

یاجوج وماجوج دو مرد ہیں جو یافث بن نوح (علیہ السلام) کے بیٹے ہیں انہیں یاجوج ماجوج اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ بہت کثرت سے ہیں اور سخت ہیں۔ جید سند کے ذریعے حضرت عبد اللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ قیامت تک تمام انسان دس حصے ہوں گے جن میں نو حصے یاجوج ماجوج ہوں گے اور ایک حصہ باقی لوگ ہوں گے ان میں ایک قسم ہے جو بہت لمبے ہیں اور وہ حشرات الارض، سانپ، بچھو اور پرندے وغیرہ کھاتے ہیں۔ جتنے ایک سال میں وہ بڑھتے ہیں اتنی کوئی مخلوق نہیں بڑھتی وہ ایک دوسرے کو کبوتروں کی طرح بلاتے ہیں اور کتوں کی طرح بولتے ہیں۔ ان میں سے بعض کے سینگ، دم اور لمبے لمبے دانت ہیں جو کچا گوشت کھا جاتے ہیں وہ چالیس گروہ ہیں جنکی خلقت ایک دوسرے سے نہیں ملتی اور ہر گروہ کا بادشاہ اور زبان علیحدہ ہے انکا زیادہ تر طعام شکار ہے اور وہ ایک دوسرے کو بھی کھا لیتے ہیں۔

ابن مردویہ نے تفسیر میں حضرت ابو سعید خدری (رضی اللہ عنہ) سے روایت کی کہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یاجوج وماجوج کا ذکر کیا اور فرمایا۔ "ان میں سے کوئی شخص اس وقت مرتا ہے جب کہ اس کی پشت سے ایک ہزار مرد پیدا ہو جائیں۔"

اور انہوں نے اپنے استاد حضرت حذیفہ (رضی اللہ عنہ) سے مرفوع روایت کی کہ۔ "یاجوج ایک گروہ ہے اور ماجوج چار گروہ ہیں۔ ہر گروہ میں چار لاکھ افراد ہیں اور ہر شخص مرنے سے پہلے ایک ہزار اولاد دیکھ لیتا ہے اور سب مسلح ہیں۔"

محدث ابو نعیم نے ذکر کیا کہ۔ "ان میں سے ایک گروہ چار چار گز لمبا اور چار چار گز چوڑا ہے۔"

حضرت علی (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ۔ "ان کی ایک قسم کا قد صرف ایک بالشت ہے انکے پرندوں جیسے پنجے اور درندوں جیسے دانت ہیں اور ان کے لمبے لمبے بال ہیں جو ان کو گرمی سردی سے بچاتے ہیں ان کے کان لمبے لمبے ہیں ایک کان میں گرمی اور دوسرے میں سردی بسر کرتے ہیں اور ایک قسم ایسی ہے جو سوتے وقت ایک کان نیچے بچھا لیتے ہیں اور دوسرے کو اوپر اوڑھ لیتے ہیں اور جو کوئی ان میں سے مر جائے اس کو کھا جاتے ہیں۔"

مقاتل بن حیان نے حضرت عکرمہ (رضی اللہ عنہ) سے مرفوع روایت کی کہ۔ "اللہ تعالیٰ نے مجھے شب اسریٰ میں یاجوج وماجوج کے پاس بھیجا میں نے ان کو دین اسلام کی تبلیغ کی انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور وہ دوزخی لوگوں اور شیطانوں کے ہمراہ دوزخ میں جائیں گے۔" (تفہیم البخاری)

یاجوج وماجوج کا خروج

صدرالشریعہ حضرت علامہ مولانا امجد علی اعظمی (علیہ الرحمہ) لکھتے ہیں۔

''مسلمانوں کے کوہ طور پر جانے کے بعد یاجوج وماجوج ظاہر ہوں گے یہ اس قدر کثیر ہوں گے کہ ان کی پہلی جماعت بحر طبریہ پر (جس کا طول دس میل ہوگا) جب گزرے گی اس کا پانی پی کر اس طرح سکھادے گی کہ دوسری جماعت بعد والی آئے گی تو کہے گی یہاں کبھی پانی تھا پھر دنیا میں فساد وقتل وغارت سے جب فرصت پائیں گے تو کہیں گے زمین والوں کو قتل کر دیا آؤ اب آسمان والوں کو قتل کریں یہ کہہ کر اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے خدا کی قدرت کہ ان کے تیر آسمان سے خون آلود گریں گے یہ اپنی انہی حرکتوں میں مشغول ہوں گے اور وہاں پہاڑ پر حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) مع اپنے ساتھیوں کے محصور ہوں گے یہاں تک کہ ان کے نزدیک گائے کے سر کی وہ وقعت ہوگی جو آج ہمارے نزدیک سو اشرفیوں کی نہیں۔ اسوقت حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) مع اپنے ہمرائیوں کے دعا فرمائیں گے اللہ تعالیٰ انکی گردنوں میں ایک قسم کے کیڑے پیدا کر دے گا کہ ایک دم میں وہ سب کے سب مر جائیں گے ان کے مرنے کے بعد حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) پہاڑ سے اتریں گے دیکھیں گے تمام زمین لاشوں اور بدبو سے بھری پڑی ہے ایک بالشت بھی زمین خالی نہیں اس وقت حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) مع اپنے ہمرائیوں کے پھر دعا کریں گے اللہ تعالیٰ ایک قسم کے پرندے بھیجے گا وہ ان کی لاشوں کو جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا پھینک آئیں گے اور ان کے تیر وکمان اور ترکش کو مسلمان سات برس تک جلائیں گے پھر اس کے بعد بارش ہوگی کہ زمین کو ہموار کر چھوڑے گی۔'' (بہارشریعت)

حضرت علامہ مولانا نعیم الدین مراد آبادی (علیہ الرحمہ) لکھتے ہیں۔

'' یاجوج وماجوج یافث بن نوح (علیہ السلام) کی اولاد سے فسادی گروہ ہیں ان کی تعداد بہت زیادہ ہے زمین میں فساد کرتے تھے ربیع کے زمانے میں نکلتے تھے تو کھیتیاں اور سبزے سب کھا جاتے تھے کچھ نہ چھوڑتے تھے اور خشک چیزیں لاد کر لے جاتے تھے اور آدمیوں کو کھا لیتے تھے درندوں وحشی جانوروں سانپوں بچھوؤں تک کو کھا جاتے تھے۔''

قرآن میں یاجوج وماجوج کا تذکرہ

حتی اذا بلغ بین السدین و جد من دونهما قوما لا یکا دو ن یفقهون قولاء قالوا یاذاالقرنین ان یاجوج و ماجوج مفسدون فی الارض فهل نجعلک خرجا علی ان تجعل بیننا و بینهم سدا o قال ما مکنی فیه ربی خیر فاعینونی بقوة اجعل بینکم و بینهم ردما o اتونی زبرا لحدید ط حتی اذا ساوی بین الصدفین قال انفخو ط حتی اذا جعله نارا لا قال اتونی افرغ علیه قطرا o فما اسطاعوا ان یظهروه وما استطاعوا له نقبا o قال هذا رحمة من ربی فاذا جاء وعد ربی جعله دکاء وکان وعد ربی حقا. (سورہ کہف)

ترجمہ کنزالایمان : ''یہاں تک کہ جب (ذوالقرنین) دو پہاڑوں کے بیچ پہنچا ان سے ادھر کچھ ایسے لوگ پائے کہ کوئی بات سمجھتے معلوم نہ ہوتے تھے۔ انہوں نے کہا اے ذوالقرنین بے شک یاجوج وماجوج زمین میں فساد مچاتے ہیں تو کیا ہم آپ کے

لیے مال مقرر کردیں اس پر کہ آپ ہم میں اور ان میں ایک دیوار بنا دیں کہا وہ جس پر مجھے میرے رب نے قابو دیا ہے بہتر ہے تو میری مدد طاقت سے کرو میں تم میں اور ان میں ایک مضبوط آڑ بنا دوں میرے پاس لوہے کے تختے لاؤ۔ یہاں تک کہ وہ جب دیوار دونوں پہاڑوں سے برابر کردی کہا دھونکو یہاں تک کہ جب اسے آگ کر دیا کہا لاؤ اس پر گلا ہوا تانبا انڈیل دوں تو یاجوج و ماجوج اس پر نہ چڑھ سکے اور نہ اس میں سوراخ کر سکے کہا یہ میرے رب کی رحمت ہے پھر جب میرے رب کا وعدہ آئیگا اسے پاش پاش کر دے گا اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے۔''

سورہ انبیاء میں ہے۔

حتی اذا فتحت یاجوج وماجوج و هم من کل حدب ینسلون.

ترجمہ کنزالایمان : '' یہاں تک کہ جب کھولے جائیں گے یاجوج و ماجوج اور وہ ہر بلندی سے ڈھلکتے ہوں گے۔''

سد ذوالقرنین

وہ دیوار کہ جس کے پیچھے یاجوج و ماجوج کو محصور کر دیا گیا اس دیوار کے بارے میں مفسرین کرام بیان فرماتے ہیں۔

''کہ دو پہاڑوں کے درمیان ایک درّہ میں لوہے کی چادریں بھری گئیں ہیں پھر ان چادروں میں آگ جلائی گئی یہاں تک کہ وہ لوہے کی چادریں پگھل گئیں پھر ان پر پگھلا ہوا تانبا ڈالا گیا۔''

ایک روایت میں ہے کہ۔ '' جب ذوالقرنین نے دیوار کی تعمیر شروع کی تو سب سے پہلے پانی تک اس کی بنیاد کھودی جس کی چوڑائی پچاس فرسخ (تین میل سے زائد) تھی اس میں پتھر اور پگھلا ہوا پیتل ڈالا گیا پھر اس پر لوہے کی چادریں اور پھر پگھلا ہوا پیتل ڈالا اور اس کے اندر بھی پیتل بھرا گیا یہاں تک کہ وہ اتنی مضبوط دیوار بن گئی جسے گرانا یا اسے اوپر سے پھاندنا یاجوج و ماجوج کے لیے ناممکن ہو گیا۔

مفسرین اور تاریخ دانوں نے اس دیوار کی نشاندہی پر مختلف فیہ بحثیں کی ہیں لیکن قطعیت کے ساتھ اس دیوار کے جائے وقوعہ کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ دیوار کہاں ہے۔

سکندر ذوالقرنین کا تعارف

جس ذوالقرنین کا ذکر قرآن کریم میں ہے انکا نام اسکندر ہے حضرت خضر (علیہ السلام) ان کے وزیر اور خالہ زاد بھائی ہیں۔ انہوں نے اسکندریہ بنایا اور اس کا نام اپنے نام پر رکھا اسی لیے انکا نام اسکندر یونانی سے اشتباہ پڑتا ہے بہت سے لوگوں نے اس میں خطا کی ہے اور کہا ہے جس اسکندر کا ذکر قرآن میں ہے وہ اسکندر یونانی ہے لیکن یہ غلط ہے کیونکہ اسکندر یونانی مشرک تھا اور اسکندر ذوالقرنین نیک بندہ تھا جو روئے زمین کا مالک تھا حتیٰ کہ بعض لوگ اسے نبی کہتے ہیں اور بعض رسول کہتے ہیں۔

ثعلبی نے کہا صحیح بات یہ ہے کہ سکندر نبی تھے رسول نہیں تھے اور انکے وزیر حضرت خضر (علیہ السلام) تھے جبکہ سکندر یونانی کا وزیر ارسطاطالس تھا اور وہ مشرک تھا تو دونوں برابر کیسے ہو سکتے ہیں۔ حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا۔ " سکندر نبی نہ تھے اور نہ ہی رسول اور نہ ہی فرشتے اور وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے بندے تھے اور اللہ نے انہیں اپنا محبوب بنایا۔"

دنیا میں ایسے چار بادشاہ ہوئے ہیں جو تمام دنیا پر حکمران تھے دو مومن۔ حضرت ذوالقرنین اور حضرت سلیمان (علیہما السلام) اور دو کافر نمرود اور بخت نصر۔ ایک پانچویں بادشاہ اس امت سے ہونے والے ہیں جنکا اسم مبارک امام مہدی (رضی اللہ عنہ) ہے ان کی حکومت تمام روئے زمین پر ہوگی۔

ذوالقرنین نے کتابوں میں دیکھا تھا کہ اولاد سام میں ایک شخص چشمہ حیات سے پانی پئے گا اس کو موت نہ آئے گی یہ دیکھ کر وہ چشمہ حیات کی طلب میں مغرب و مشرق روانہ ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت خضر (علیہ السلام) بھی تھے تو وہ چشمہ حیات تک پہنچ گئے اور انہوں نے اس سے پانی پی لیا مگر ذوالقرنین کے مقدر میں نہ تھا انہوں نے نہ پیا۔ اس سفر میں مغرب کی جانب روانہ ہوئے تو جہاں تک آبادی تھی وہ سب منازل قطع کر ڈالے اور سمت مغرب میں وہاں پہنچے جہاں آبادی کا نام ونشان باقی نہ تھا وہاں انہیں آفتاب غروب کے وقت ایسا نظر آیا گویا کہ وہ سیاہ چشمہ میں ڈوبتا ہے جیسا کہ دریائی سفر کرنے والے کو پانی میں ڈوبتا نظر آتا ہے۔ صحیح تر بات یہ ہے کہ ذوالقرنین حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے زمانہ میں تھے اور شام میں ان سے ملاقات کی تھی جب چشمہ حیات کے حصول میں کامیاب نہ ہوئے اور حضرت خضر (علیہ السلام) اس سعادت سے مشرف ہو گئے تو ان کو بہت غم لاحق ہوا اور اسی فکر و حزن میں دومۃ الجندل میں فوت ہو گئے جہاں ان کا مکان تھا جیسا کہ حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا۔

" ذوالقرنین کی عمر ایک ہزار برس کی تھی جتنی عمر حضرت آدم (علیہ السلام) کی تھی انکو ذوالقرنین اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ زمین کے دونوں کناروں تک پہنچے تھے یا اس لیے کہ وہ اندھیرے اور روشنی میں چلتے رہتے تھے یا اس لیے کہ ان کو ظاہر و باطن کا علم دیا گیا تھا یا اس لیے کہ ان کی زندگی میں کے دو قرن (زمانے) گزرے تھے یا اس لیے کہ وہ مشرق و مغرب کے مالک تھے۔"

(تفہیم البخاری)

احادیث میں یاجوج و ماجوج کا تذکرہ

عن ابی نافع عن حدیث ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ فی السد قال یحفرونه کل یوم حتی اذا کادوا یخرقونه قال الذی علیهم ارجعو مستخر قونه غدا قال فیصیده اللہ کا مثل کان حتی اذا بلغ مدتهم و اراداللہ ان یبعثهم علی الناس قال الذی علیهم ارجعوا فتخرقونه غدا ان شاء اللہ و استثنیٰ قال فیرجعون فیحدونه کهنیئة هین ترکوه فیحرقونه و یخروجون علی الناس فیستقون المیاه ویفرالناس منهم فیرمون

يسهامهم الى السماء فترجع فخضبة بالدماء فيقولون قهرنا من في الارض و علونا من في السماء قسرة وعلو فيبعث الله عليهم نضافافى اقفائهم فيهلكون قال فو الذى نفس محمد بيده ان دو اب الارض تسمن و يبطر و تشكر امن لحومهم . (جامع ترمذی)

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے سد (دیوار) کے بارے میں ارشاد فرمایا (یاجوج وماجوج) اسے روزانہ کھودتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ کھلنے کے قریب آ جاتی ہے تو ان کا سردار کہتا ہے اب واپس چلو اسے کل توڑیں گے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس دیوار کو پھر اسی طرح بنا دیتا ہے جیسے وہ پہلے تھی۔ یہاں تک کہ جب ان کی مدت پوری ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ اس قوم کو لوگوں پر بھیجنے کا ارادہ فرمائے گا تو ان کا سردار کہے گا واپس لوٹو انشاء اللہ (عزوجل) اسے کل توڑیں گے یعنی وہ اپنی بات کو انشاء اللہ کے ساتھ استثناء کرے گا پھر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا جب وہ دوبارہ لوٹیں گے تو وہ اس دیوار کو اسی طرح پائیں گے جس طرح وہ چھوڑ کر گئے تھے پس وہ اسے توڑ دیں گے اور لوگوں پر نکل آئیں گے پس وہ سارا پانی پی جائیں گے اور لوگ ان سے بھاگیں گے وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے تو وہ تیر خون آلود لوٹیں گے تو کہیں گے ہم نے زمین والوں پر قہر نازل کر دیا اور آسمان والوں پر غالب آئے گئے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں کیڑا پیدا کر دے گا اور وہ ہلاک ہو جائیں گے۔ پھر رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے زمین کے چوپائے ان کے گوشت کھائیں گے اور خوب موٹے ہو جائیں گے اور خوب شکر ادا کریں گے۔"

ایک اور حدیث میں ہے۔

قال و يبعث الله ياجوج و ماجوج وهم كما قال الله وهم من كل حدب ينسلون قال ويمر اولهم ببحيرة الطبرية فيشرب ما منها ثم يمر بهما اخر هم فيقولون لقد كا ن بهذه مرة ماء ثم يسيرون حتى ينتهو الى جبل بيت المقدس فيقولون لقد قتلنا من في الارض فهلم فلنقتل من في السماء فيرمون بنشابهم الى السماء فيرد الله عليهم نشابهم محرادماء ليحاصر عيسى بن مريم واصحابه حتى يكون راس الثور يومئذ خير الهم من مائة دينار لا حدكم اليوم قال فير غب عيسى بن مريم الى الله و اصحابه قال فيرسل الله عليهم النصف فى رقابهم فيصبحون فرسئى موتى كموت نفس واحدة قال و يهبط عيسى و اصحابه فلا يجد موضع شبرا لا و قد ملاته دهمتهم و نتنهم و دمائوهم قال فيرغب عيسى الى الله و اصحابه قال فيرسل الله عليهم طيرا كا عناق الجنه فتحملهم فتطر حهم بالنهبل و يستو قد المسلمون من قيسهم و نشابهم و جعالبهم سبع سين و يرسل الله عليهم مطرا الا يكن منه و برو لا مدر قال الارض فيتر كها كا لزلقة.

ترجمہ : حضور نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یاجوج وماجوج کو جب بھیجے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے پھر آپ نے فرمایا انکے پہلے ساتھی بحیرہ طبریہ پر سے گزریں گے اور اس کا تمام پانی پی جائیں گے پھر جب انکے آخری ساتھی گزریں گے تو کہیں گے کہ شائد یہاں کسی وقت پانی ہوتا تھا پھر وہ چلے جائیں گے۔ یہاں تک کہ بیت المقدس کے پہاڑ تک پہنچ جائیں گے اور بولیں گے ہم نے اہل زمین کو قتل کر دیا اب آسمان والوں کو قتل کریں پھر وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے تیروں کو خون آلود لوٹائے گا۔ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے ساتھی اس وقت محصور ہوں گے یہاں تک کہ انکے نزدیک گائے کا سر آج کے سو دیناروں سے زیادہ اہمیت رکھتا ہوگا حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) اور آپکے ساتھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ یاجوج وماجوج کی گردنوں میں کیڑا پیدا کر دے گا جس کے سبب وہ مر جائیں گے پھر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) اپنے ساتھیوں کے ساتھ تشریف لائیں گے تو ان کی بدبو اور ان کے خون کے سبب ایک بالشت برابر جگہ بھی خالی نہیں ہوگی پھر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اور آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ اونٹ کی طرح لمبی لمبی گردنوں والے پرندے بھیجے گا جو انہیں اٹھا کر پہاڑ کی غار میں لے جائیں گے پھر مسلمان ان کے تیر وکمان کو سات سال تک استعمال کریں گے پھر اللہ تعالیٰ بارش نازل فرمائے گا جو ہر گھر اور ہر خیمے تک پہنچ جائے گی اور بارش کے سبب تمام زمین دھل کر شیشے کی طرح صاف وشفاف ہو جائے گی۔ (جامع ترمذی)

یاجوج وماجوج مسلسل دیوار کو توڑ رہے ہیں

ان ام حبیبة بنت ابی سفیان اخبر تھا ان زینب بنت حجش زوج النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) قالت خرج رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یوما فزعا محمراء وجھه لا اله الا الله ویل للعرب من شر قد اقترب فتح الیوم من روم یا جرج و ماجوج مثل ھذہ حلق باصبعه الا لبھام و التی تلیھا قالت فقلت یا رسول اللہ (صلی اللہ علیه وسلم) انسلک و فینا الصالحون قال نعم اذ کثر الخبیث. (صحیح مسلم)

ترجمہ : حضرت ام حبیبہ بنت سفیان (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زوجہ محترمہ حضرت زینب بنت جحش (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا ایک دن رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) گھبرائے ہوئے تشریف لائے اس دوران آپ کا چہرہ انور سرخ ہو رہا تھا اور آپ فرما رہے تھے "لا الہ الا اللہ" ہلاک ہو گئے عرب اس شر کی وجہ سے جو قریب آپہنچا ہے آج یاجوج وماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی ہے پھر آپ نے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے حلقہ بنایا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے حالانکہ ہم میں نیک لوگ موجود ہیں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا۔ ہاں جب خبیث کثیر ہو جائیں گے یعنی جب فاسقوں اور فاجروں کی کثرت ہوگی۔